رفیع اللہ

حنفی قانون میں چوری کی سزا

ہمارے علمار کی نگاہ میں ہماری بدبختی کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ہمارے ملک میں اسلامی قانون نافذ نہیں اور جب تک اسلامی قانون نافذ نہیں ہو گا اس وقت تک ہماری حالت کے سدھرنے کا کوئی امکان نہیں۔ اس میں کسی کو بھی اختلاف نہیں ہو سکتا۔ لیکن مصیبت یہ ہے کہ اسلامی قانون کی کوئی وضاحت نہیں کی جاتی اور عام طور پر یہی کہا جاتا ہے کہ یہ قانون قرآن و سنّت پر مبنی ہو گا۔ انہی الفاظ کو بار بار دہرایا جاتا ہے۔ تاہم عائلی قوانین پر اعتراضات کرتے وقت اس کی کچھ نہ کچھ وضاحت سامنے آ گئی ہے۔ یعنی اکثر حضرات کے نزدیک اسلامی قانون سے مراد حنفی فقہ ہے۔ بات یہ ہے کہ عائلی قوانین میں طلاق ثلٰثہ کے متعلق جو قانون بنایا گیا ہے وہ قرآن و سنّت کے زیادہ قریب ہے اور علمار نے بھی اسے تسلیم کیا ہے۔ اگر مطالبہ قرآن و سنّت کے مطابق قانون سازی کا ہوتا تو اس دفعہ کے قبول کرنے میں کوئی تامّل نہیں ہونا چاہیے تھا۔ لیکن چونکہ وہ حنفی فقہ کے خلاف تھی اس لیے حنفی علمار نے اسے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا، اور اس انکار کی یہ وجہ بتلائی:

"کہ بلا شبہ یہ چیز بعض فقہی مذاہب کے نزدیک درست ہے لیکن حنفی مذہب کے خلاف ہے۔ حنفی مذہب میں اگر تین طلاقیں بیک وقت دی جائیں تو اس سے طلاق مغلظ واقع ہو جاتی ہے۔ اور مطلّقہ عورت سے اس کا سابق شوہر نہ مدّت عدت کے اندر رجوع کر سکتا ہے اور نہ عدت گزر جانے کے بعد اس کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے جب تک اس کی تحلیل[۱] نہ ہو جائے۔

۱۔ رسوائے زمانہ حلالہ کے لیے جدید اصطلاح

اس ملک کے باشندوں کی عظیم اکثریت ہے اور حنفی باشندوں کو جو اعتماد ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور مذہب حنفی کے ائمہ و فقہار کے علم و تقوٰے پر ہے وہ اعتماد آج کل کے قانون سازوں پر نہیں ہے۔" (عائلی قوانین پر علمار کے اعتراضات صفحہ ۱۸)

عائلی قوانین پر اعتراضات کا ایک فائدہ یہ تو ہوا کہ معترضین کے نقطۂ نظر سے اسلامی قانون کی وضاحت ہمارے سامنے آگئی۔ یعنی کتاب و سنّت اور اسلامی قانون کے مطالبہ سے ان کی مراد حنفی فقہ ہے۔ طلاق ثلاثہ کے سلسلے میں جب کسی اصلاح کو ماننے سے انکار کر دیا گیا ہے تو اس کا مطلب یہی ہوگا کہ کسی دوسرے حنفی قانون میں رد و بدل قابلِ تسلیم نہ ہوگا۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر حنفی فقہ کو مِن وعَن رائج کر دیا جائے اور زمانہ کے تقاضوں کا خیال نہ رکھا جائے تو کیا اس سے مطلوبہ مقصد جس کا دعوٰے کیا جا رہا ہے، حاصل ہوگا۔ یعنی کیا ہمارے معاشرہ کی برائیاں دُور ہو جائیں گی اور ہم ترقی کر کے دنیا کی امامت کے لائق بن جائیں گے؟ قارئین کے غور و فکر کے لیے ہم معاشرہ کی ایک بہت بڑی برائی یعنی چوری کے متعلق حنفی فقہ کے قوانین پر ایک طائرانہ نظر ڈالتے ہیں۔ اس کا اندازہ قارئین ہی لگائیں گے کہ ہماری امیدیں کس حد تک پوری ہوں گی۔ یہ تمام قوانین حنفی فقہ کی سب سے بڑی معتبر کتاب ہدایہ شریف سے لیے گئے ہیں۔ جس کے متعلق عام عقیدہ یہ ہے:

ان الهدایہ کالقرآن قد نسخت ماصنفوا قبلها فی الشرع من کتب

(ہدایہ شریف اس حیثیت سے قرآن مجید کی مانند ہے کہ اس سے شریعت میں پہلے کی تصنیف شدہ تمام کتابیں منسوخ ہو گئیں)

کتاب السرقہ: باب مایقطع فیہ و مالایقطع فیہ (ہدایہ اولین ص ۵۱۲)

(چوری کی سزا کا بیان: کن صورتوں میں چوری کی شرعی حد نافذ ہوگی اور کن میں نہیں)

۱۔ ولا یقطع فیما یوجد تافہا مباحًا فی دارالاسلام کالخشب والحشیش، والقصب والسمک

والطیر والصید، والزرنیخ والمغرۃ والنورۃ ..... (وفی الطیر الدجاج والبط والحمام) (ہدایہ اولین مجیدی ص ۵۱۲)

دارالاسلام میں جو چیز عام اور کم قیمت ہو مثلاً خشک لکڑی، گھاس، بانس، مچھلی، پرندے، شکار، ہڑتال، عمدہ مٹی اور چونا۔ ان کی چوری پر چور کے ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے (اور پرندوں میں مرغی بطخ اور کبوتر شامل ہیں)۔

۲۔ ولا قطع فیما یتسارع الیہ الفساد کاللبن، واللحم، والفواکہ الرطبۃ۔ (ایضاً ص ۵۱۲)

اور ایسی چیزیں جو جلدی خراب ہو جاتی مثلاً دودھ، گوشت اور تازہ میوے۔ ان کی چوری پر بھی قطع ید نہیں۔

۳۔ ولا قطع فی الفاکھۃ علی الشجر والزرع الذی لم یحصد۔ (ایضاً ص ۵۱۳)

درختوں پر لٹکے ہوئے پھل اور وہ کھیتی جو کاٹی نہ گئی ہو ان کی چوری پر بھی ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔

۴۔ ولا یقطع فی الاشربۃ المطربۃ۔ (ایضاً)

سرور انگیز اور مست کر دینے والی چیزوں کی چوری بھی قطع ید شرعی سزا سے مستثنیٰ ہیں۔

۵۔ ولا فی الطنبور۔ (ایضاً)

طنبورہ یعنی آلات موسیقی کی چوری پر بھی قطع ید نہیں۔

۶۔ ولا فی سرقۃ المصحف وان کان علیہ حلیۃٌ۔ (ایضاً)

اور قرآن مجید چاہے اس پر سنہری کام ہی کیوں نہ کیا گیا ہو اس کی چوری پر قطع ید نہ ہو گا۔

۷۔ ولا یقطع فی ابواب المسجد الحرام۔ (ایضاً)

کعبہ شریف کے دروازوں کی چوری پر قطع ید نہیں۔

۸۔ ولا الصلیب من الذھب ولا الشطرنج ولا النرد۔ (ایضاً)

سنہری صلیب، شطرنج اور نرد کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔

۹۔ ولا قطع علی سارق الصبی الحرّ وان کان علیہ حلی۔ (ایضاً ص ۵۱۴)

آزاد بچہ چاہے اس پر زیور ہی کیوں نہ ہوں اس کے چرانے والے کے ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔

۱۰۔ ولا قطع فی سرقۃ العبد الکبیر۔ (ایضاً)

بڑے غلام کے چور کا ہاتھ نہیں کٹے گا۔

۱۱۔ ولا قطع فی الدفاتر کلہا (حاشیہ پر ولا قطع فیہا سواء کانت من التفسیر او الحدیث او الفقہ (ایضاً)

دفاتر یعنی رجسٹر کاغذات وغیرہ چاہے اس میں قرآن مجید کی تفاسیر، حدیث اور فقہ کی کتابیں ہی کیوں نہ ہوں ان کی چوری پر قطع ید نہیں۔

۱۲۔ ولا فی سرقۃ کلب ولا فہد۔ (ایضاً)

کتے اور چیتے کے چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

۱۳۔ ولا قطع فی دف ولا طبل ولا بربط ولا مزمار۔ (ایضاً)

آلاتِ موسیقی کی چوری پر کوئی حد نہیں۔

۱۴۔ ولا قطع علی خائن ولا خائنۃ۔ (ایضاً ص ۵۱۵)

خیانت کرنے والے اور خیانت کرنے والیوں پر کوئی حد نہیں۔

۱۵۔ ولا منتہب ولا مختلس۔ (ایضاً)

لوٹ لینے اور چھین لینے والے کے ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔

۱۶۔ ولا قطع علی النباش۔ (ایضاً)

کفن چور پر بھی قطع ید نہیں۔

۱۷۔ ولا یقطع السارق من بیت المال لانہ مال العامۃ۔ (ایضاً)

بیت المال یعنی سرکاری خزانہ سے چوری کرنے والے کے ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے کیونکہ وہ عوام کی مشترکہ ملکیت ہے۔

۱۸۔ ولا من مال للسارق فیہ شرکۃ (ایضاً)

اگر کسی مال میں چور کی شرکت ہے تو ایسے مال کی چوری پر بھی چور کے ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔

۱۹ - ومن لہٗ علی آخر دراہم فسرق مثلہا لم یقطع ۔ (ایضاً)

قرضدار نے اگر بقدر قرض چوری کر لی ہے تو اس چوری پر اس کے ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔

۲۰ - ومن سرق من ابویہ او ولدہٖ او ذی رحم محرم منہ لم یقطع ۔ (ایضاً ص ۵۱۶)

جس نے والدین بیٹے، قریبی رشتہ دار کی چوری کی تو اس پر بھی قطع ید نہیں۔

۲۱ - ولو سرق من بیت ذی رحم محرم متاع غیرہٖ ینبغی ان لا یقطع ۔ (ایضاً)

اگر کسی نے قریبی رشتہ دار کے گھر سے کسی غیر آدمی کا مال چرا لیا تو اس کے ہاتھ بھی نہیں کاٹنے چاہئیں۔

۲۲ - وکذلک السارق من المغنم ۔ (ایضاً ص ۵۱۷)

مال غنیمت سے کے چور کے ہاتھ بھی نہیں کاٹے جائیں گے۔

۲۳ - ولا قطع علی من سرق مالاً من حمام او من بیت اذن للناس فی دخولہ فیہ لوجود الاذن عادۃً ویدخل فی ذلک حوانیت التجارۃ والخانات ۔ (ایضاً ص ۵۱۸)

جس نے حمام یا ایسی جگہ جہاں آنے جانے کی لوگوں کو عام اجازت ہے مثلاً تجارتی دکانیں اور ہوٹل وغیرہ سے کوئی چیز چوری کر لی تو اس کا ہاتھ بھی نہیں کاٹا جائے گا۔

۲۴ - ولا قطع علی الضیف اذا سرق ممن اضافہٗ ۔ (ایضاً)

مہمان اگر میزبان پر ہاتھ صاف کر لے تو اس کے ہاتھ بھی نہیں کاٹے جائیں گے۔

۲۵ - ومن سرق سرقۃ فلم یخرجہا من الدار لم یقطع ۔ (ایضاً)

جس نے کسی گھر سے چوری کی اور مسروقہ مال ابھی گھر سے باہر نہیں نکالا (یعنی چور کو موقعہ پر پکڑ لیا گیا) تو اس چور پر بھی قطع ید کی سزا عائد نہیں ہو گی۔

۲۶ - واذا نقب اللص البیت فدخل واخذ المال دنا ولہ آخر خارج البیت فلا قطع علیہما (ایضاً)

اگر چور نقب لگا کر گھر میں داخل ہو۔ اور مال لیا جسے دوسرے چور نے گھر سے باہر اس سے لے لیا تو ان دونوں پر قطع ید کی حد نہیں۔

۲۷ - وکذلک ان حملہٗ علی حمار فساقہٗ واخرجہٗ ۔ (ایضاً ص ۵۱۹)

اسی طرح چوری کر کے اگر گدھے پر لاد دیا اور اس کو گھر سے ہانک کر باہر لے آیا تو اس پر بھی شرعی حد لاگو نہ ہوگی۔

۲۸۔ ومن نقب البیت وادخل یدہٗ فیہ واخذ شیئاً لم یقطع۔ (ایضاً)

نقب لگا کر اگر ہاتھ سے کوئی چیز نکال لی تو ایسے چور کا ہاتھ بھی نہیں کاٹا جائے گا۔

۲۹۔ وان طر صرۃ خارجۃ من الکم لم یقطع۔ (ایضاً)

اگر کوئی آستین سے نکلی ہوئی تھیلی کاٹ لے تو اس پر بھی قطع ید کی سزا نافذ نہ ہوگی۔

۳۰۔ وان سرق من القطار بعیراً او حملا لم یقطع۔ (ایضاً)

اگر اونٹوں کی قطار سے ایک اونٹ یا اس کا بوجھ چرا لیا جائے تو پھر بھی قطع ید نہ ہوگا۔

۳۱۔ ولا یقطع السارق الا ان یحضر المسروق منہ فیطالب بالسرقۃ۔ (ایضاً ص ۵۲۱)

جب تک وہ شخص جس کا مال چوری ہو گیا ہے دعوے دائر نہیں کرے گا تو چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

۳۲۔ ومن سرق سرقۃ فردھا علی المالک قبل الارتفاع الی الحاکم لم یقطع۔ (ایضاً ص ۵۲۲)

چور اگر معاملہ کو عدالت میں لے جانے سے پہلے مالک کو مال واپس کر دے تو اسے قطع ید کی سزا نہیں دی جائے گی۔

۳۳۔ واذا قضی علی رجل بالقطع فی سرقۃ فوھبت لہٗ لم یقطع۔ (ایضاً ص ۵۲۳)

اگر عدالت کے فیصلہ کے بعد مالک نے چور کو مال بخش دیا تو اس کے ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔

۳۴۔ واذا ادعی السارق ان العین المسروقۃ ملکہ سقط القطع عنہ وان لم یقم بینۃ۔ (ایضاً)

اگر چور بلا دلیل کے یہ دعوے کر دے کہ مال مسروقہ اس کی ملکیت ہے تو اس پر کوئی حد نہیں۔

۳۵۔ واذا اقر رجلان بسرقۃ ثم قال احدھما ھو مالی لم یقطعا۔ (ایضاً)

اگر دو آدمیوں نے چوری کا اقرار کیا بعد میں ایک شخص نے کہا کہ یہ میرا مال ہے تو ان دونوں کے ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔

۳۶۔ وان سرق شاۃً فذبحہا ثم اخرجہا لم یقطع۔ (ایضاً ص ۵۲۶)

اگر کسی نے بھیڑ چرائی لیکن اندر سے ذبح کر کے باہر لایا تو ایسے چور کا ہاتھ بھی نہیں کاٹا جائے گا۔

۳۷۔ وان کان من القطاع صبیٌ اور مجنون او ذورحم محرم من المقطوع علیہ سقط الحد عن الباقین۔ (ایضاً ص ۵۲۹)

اگر لٹیروں میں بچّہ، مجنون یا جس پر ڈاکہ ڈالا گیا ہے اس کا کوئی قریبی رشتہ دار بھی شامل ہے تو دوسرے لٹیروں سے بھی حد ساقط ہو جائے گی۔

قارئین ہی اب بتائیں کہ چوری کی کونسی ایسی صورت باقی رہ گئی ہے جس پر شرعی حد کا نفاذ عمل میں لایا جائے گا۔ عوام تو صرف یہی سمجھتے ہیں کہ اسلامی قانون کے نافذ ہونے پر جب ایک دو چوروں کے ہاتھ کاٹ دیے جائیں گے تو یہ برائی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رک جائے گی۔ لیکن عوام کو یہ بھی تو بتا دیا جائے کہ کونسی چوری کے جرم میں یہ سزا نافذ ہو گی۔

ثقافت محترم مضمون نگار کے اس مضمون سے بعض غلط فہمیاں ہو سکتی ہیں۔ ایک یہ کہ اتنے قسم کے لوگوں کے لیے چوری کی سزا کیوں موجود نہیں۔ دوسرے یہ کہ اگر چوری کی سزا نہیں تو کسی اور سزا کا ذکر کیوں نہیں؟ اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لیے دو نکتوں کو پیش نظر رکھنا چاہیے۔ ایک یہ کہ ارشاد نبوی ہے کہ: ادرؤا الحدود عن الشبہات (معمولی شبہے پر بھی حد کو ٹال جاؤ)۔ اس لیے عام احکام و قوانین سے زیادہ سرقہ کے لفظ کے اطلاقات کو ملحوظ رکھا جاتا ہے، خصوصاً جب کہ روایات سے بھی اس کی تائید ہوتی ہو۔ چوری کی تعریف میں جو چیز نہ آتی ہو اسے بہرحال قطع ید کی سزا سے مستثنیٰ رکھا جائے گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ حدود اللہ تو قرآن میں مقرر ہیں۔ ان کے علاوہ جتنے جرائم ہیں ان کی سزا کو امیر و قاضی کی صوابدید پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ اس لیے ہدایہ کی عبارت سے یہ غلط فہمی نہ ہونی چاہیے کہ مذکورہ قسم کے لوگوں کے لیے سرے سے کوئی سزا ہی نہیں۔ ان سب کو امیر یا قاضی قطع ید سے زیادہ یا کم سزا دے گا جو جرم کی سنگینی یا خفت کے مطابق ہو گی۔